سوال

(195)فوت شدہ نمازوں اورروزوں کی قضا ضروری ہے؟

جواب

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

ایک آدمی جوبہت عرصے سے یاایک سال سے یا تھوڑے دن سے نمازاورروزہ نہیں اداکرتا ہے اب اسے بہت افسوس ہوااور نمازاورروزہ اداکرنے لگا۔کیااس کے ذمہ فوت شدہ نمازوں اور روزوں کی قضا ضروری ہے؟ یاخدا سے معافی مانگ کرآئندہ مسلسل نماز اورروزہ ادا کرنے لگے تویہی کافی ہے؟ اگر قضا کرنے کی ضرورت ہے توکس طرح ؟..................حمزہ،پالگھاٹ۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

ہاں تمام فوت کردہ نمازوں اورروزوں کی قضا ضروری اورلازم ہے۔یہی مذہب ہے اکثر علماء امت کا۔امام ابن تیمیہ لکھتے ہیں: ''أما من كان عالما بوجوبها، وتركها بلاتأويل، حتى خرج وقتها الموقت، فهذا يجب عليه القضاء عند الأئمة الاربعة، وذهب طائفة منهم ابن حزم وغيره إلى أن فعلها بعد الوقت لايصح من هولاء، وكذلک قالوا في من ترك الصوم متعمدا،، (فتاوی شیخ الاسلام 240/2).وقال العلامة الشوكاني في الدررالبهية: ''إن كان الترك عمداً لالعذر، فدين الله أحق أن يقضى،،.قال العلامة البوفالي في الروضة الندية، 200/1: ''قداختلف أهل العلم في قضاء الفوائت المذكورة لالعذر، فذهب الجمهورإلى وجوب القضاء، وذهب داودالظاهري وابن حزم وبعض اصحاب الشافعي إلى أنه لاقضاء على العامد غير المعذورن بل قد باء بإثم ماتركه من الصلوة،،انتهى، امام ابن حزم نے ''محلی،، میں قائلین وجوب قضا کے خلاف جواعتراضات اوردلائل پش کیے ہیں، ان سے اطیبنان قلب اور تشفی نہیں ہوتی۔(ولعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا)

چھوڑے ہوئے روزوں کی قضاء متفرق کرکے رکھے یا پے درپے لگاتار بغیر تفریق کے۔دونوں طرح جائزہے، قضاء نمازکی یہ صورت ہے کہ روزانہ ہروقتی فرض نمازاداکرنے سے پہلے یابعد میں چھوڑی ہوئی فرض نمازاداکرلے۔(محدث دہلی ج:9ش:12ربیع الاول 1362ھ اپریل 1942ء)

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 314

محدث فتویٰ